کتاب کا نام : مالیاتی ادارے اور شریعہ ایڈوائزری بورڈ: ضرورت، ذمہ داریاں، ضابطے (تنقیدی جائزہ)

مصنفین : مفتی محمد اقبال، ڈاکٹر لطف اللہ ثاقب

سن اشاعت : ۲۰۱۵ء

قیمت : ۱۴۰۰ روپے

صفحات : ۱۴۴

ناشر : سینٹر آف ایکسی لینس ان اسلامک فنانس، انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز، پشاور

تبصرہ نگار : محمد اصغر شہزاد ۞

مروجہ اسلامی بنکاری نظام روایتی بنکاری نظام کے متبادل کے طور پر منظر عام پر آیا اور گذشتہ چند دہائیوں میں اسلامی بنکاری نظام نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے کئی ممالک میں بڑی تیزی سے پھیل گیا۔ جدید دور میں اسلامی معاشیات اور مالیاتی نظام کے لیے تقریباً ایک صدی سے کوشش جاری ہے جس کے لیے معیشت دانوں اور علما حضرات نے گراں قدر خدمات سر انجام دی ہیں۔ اسلامی بنکاری اور سودی بنکاری میں مطلوبہ نمایاں فرق شریعہ اصولوں سے مطابقت ہے۔ اس لیے وہ تمام امور اہم ہیں جو بنکاری معاملات میں شریعہ سے مطابقت سے متعلق ہوں۔ چوں کہ اسلامی بنکوں کا عملہ شریعت سے کلی طور پر واقف نہیں اس لیے ضروری ہے کہ ایسے علمائے کرام کی مدد لی جائے جو کہ علوم شریعہ کے ساتھ مروجہ معاشی معاملات پر بھی عمیق نگاہ رکھتے ہوں۔

پاکستان میں اسلامی بنکوں کے معاملات کی شریعہ سے مطابقت کے لیے اسٹیٹ بنک آف پاکستان گاہے گاہے ہدایات اور ضوابط جاری کرتا رہتا ہے۔ اسٹیٹ بنک نے ۲۵ مارچ ۲۰۰۸ کو اسلامی بنکوں کے لیے ایک سرکلر جاری کیا جس میں سرمایہ کاری کے مختلف طریقوں کے ساتھ یہ ہدایت بھی دی گئی کہ تمام اسلامی بنکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ شریعہ مشیر تعینات کریں جس کی ذمے داری ہو گی کہ وہ بنک کے روز مرہ معاملات میں راہ نمائی کرے گا اور فتویٰ دے گا، نیز بنک کے معاملات کا جائزہ لے کر ایک مفصل رپورٹ مرتب کرے گا کہ آیا بنک کے

۞ لیکچرار شعبہ تربیت، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد(asghar.shahzad@iiu.edu.pk)

معاملات شریعت کے مطابق ہیں یا نہیں۔[۱] ۲۰۱۵ میں اسٹیٹ بنک نے گذشتہ سرکلر میں ترمیم کرکے ایک مفصل شریعہ گورننس فریم ورک جاری کیا جس کا نفاذ ۲۰۱۵ میں ہوا۔ جس کے تحت اب ہر اسلامی بنک میں ایک شریعہ ایڈوائزر کے بجائے کم سے کم تین علما پر مبنی شریعہ بورڈ لازمی قرار دیا گیا۔ مذکورہ شریعہ گورننس فریم ورک کے مطابق بنک کے معاملات میں شرعی احکام کے نفاذ کو موثر بنانے کے لیے بنک بورڈ آف ڈائریکٹرز، ایگزیکٹو مینجمنٹ اور شریعہ بورڈ کی ذمے داریوں کی وضاحت کی گئی۔[۲]

اس شریعہ بورڈ کے علما ممبران میں سے ایک ممبر کل وقتی شریعہ مشیر کے طور پر بنک میں اپنی خدمات سرانجام دے گا۔ شریعہ بورڈ میں علما کے علاوہ قانون، اکاؤنٹنگ اور معاشیات کے ماہرین بھی شامل کیے جاسکتے ہیں۔ شریعہ گورننس کے صحیح نفاذ کو چیک کرنے کے لیے اسلامی بنکوں میں تین قسم کے آڈٹ بھی ضروری قرار دیے گئے: اندرونی شریعہ آڈٹ، شریعہ ریویو اور بیرونی شریعہ آڈٹ۔[۳]

زیر نظر کتاب **مالیاتی ادارے اور شریعہ ایڈوائیزری بورڈ: ضرورت، ذمہ داریاں، ضابطے (تنقیدی جائزہ)** اسلامی بنکوں میں شریعہ ایڈوائزری سے متعلق پہلی کتاب ہے جس میں اسلامی بنکوں اور مالیاتی اداروں میں شریعہ بورڈ کے تعین، ضرورت، اہمیت اور قابلیت وغیرہ پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ یہ اپنی نوعیت کی ایک اہم کاوش ہے کہ فاضل مصنفین نے اردو زبان میں شریعہ ایڈوائزری اور مروجہ اسلامی بنکوں میں اس کی عملی تطبیق کے حوالے سے روشنی ڈالی ہے۔ یہ کتاب آٹھ فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں شریعہ بورڈ کی ضرورت، تشکیل و اہمیت اور صحابہؓ سے لے کر مختلف ادوار میں اس کی مختلف شکلوں کے علاوہ دور حاضر میں شریعہ بورڈ، فقہی اور اجتہادی اداروں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے:

Instructions and Guidelines for *Shari'ah* Compliance in Islamic Banking Institutions, IBD Circular No. 2, Sate Bank of Pakistan, (2008) accessed October 18 2016, http://www.sbp.org.pk/ibd/2008/C2.htm

۲۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے:

SBP, *Shari'ah* Governance Framework for Islamic Banking Institutions (IBIs), State Bank of Pakistan, IBD Circular No. 01 of 2015, issued on April 07, 2015, accessed on 29 Oct. 2016, at 17:30 http://www.sbp.org.pk/ibd/2015/index.htm

۳۔ نفس مرجع۔

دوسری اور تیسری فصل میں شریعہ ایڈوائزر بطور مفتی، اس کی اہلیت، صالحیت اور صلاحیت کے حوالے سے قرآن وسنت، اجماع اور فقہاکے اقوال سے وضاحت کی گئی ہے۔ مسلم معاشرے میں مفتیان کرام کی ضرورت اور اہمیت ہمیشہ سے مسلّم رہی ہے۔ کتاب میں مفتی کے مقام کو اجاگر کیا گیاہے۔ تیسری فصل میں فتویٰ دینے کے آداب اور مسند فتویٰ کے کام کی نزاکت کو بیان کیا گیاہے۔ مسند فتویٰ چوں کہ ایک بہت ذمے داری کا کام ہے، اس لیے مفتیان کرام کے لیے ضروری ہے کہ وہ علومِ شرعی کے ساتھ ساتھ جدید معاملات سے بھی مکمل طور پر آگاہ ہوں تاکہ وہ مسائل کی عملی تطبیق سے واقف ہوں، جیساکہ فقہاکے ہاں مشہور ہے: "من لم یکن عالما بأھل زمانه فھو جاھل" (جو اپنے زمانے والوں سے واقف نہ ہو وہ جاہل ہے۔)[۴] اس بحث کو جاری رکھتے ہوئے فاضل مصنفین نے چوتھی فصل میں اس بات پر زور دیاہے کہ مدارس کا تعلیمی نصاب اس ضرورت کو پورا نہیں کرتا کہ مدارس کے فاضلین شریعہ ایڈوائزری کی خدمات سرانجام دے سکیں۔ اس ضمن میں مصنفین نے تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان اور وفاق المدارس العربیہ کا تدریسی نصاب نقل کر کے تجزیہ پیش کیاہے۔ اس کے علاوہ مصنفین جامعۃ الرشید اور جامعہ فاروقیہ کراچی کے تخصص فی الفقہ کے نصاب کا جائزہ پیش کرتے ہوئے اسٹیٹ بنک کے معیار برائے تقرر ممبر شریعہ ایڈوائزری بورڈ[۵] سے موازنہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ مدارس اور تعلیمی اداروں میں پڑھائے جانے والے نصاب ہمیں ایسا شریعہ ایڈوائزر مہیا نہیں کرسکتے جو اپنی ذمے داریاں کماحقہ ادا کر سکیں۔[۶]

۴۔ محمد امین بن عمر بن عبد العزیز ابن عابدین الدمشقی الحنفی، **رد المحتار علی الدر المختار**، کتاب القضا (بیروت: دار الفکر)،۵: ۳۵۹۔

۵ – اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے شریعہ ایڈوائزر اور ممبر شریعہ ایڈوائزری بورڈ کے لیے ایک معیار جاری کیاہے، جس کے مطابق امیدوار کی تعلیمی قابلیت کسی منظور شدہ وفاق المدارس سے شھادۃ العالمیہ ۷۰ فیصد نمبروں سے اور گریجویشن کی ڈگری معہ اسلامی بنکاری اور فنانس کا علم یا کسی منظور شدہ یونی ورسٹی سے فقہ، اصول الفقہ میں اختصاصی ڈگری / ایل ایل ایم شریعہ 3.00/4.00 GPA کے ساتھ اسلامی بنکاری کا علم ہو۔

۶ – مفتی محمد اقبال، لطف اللہ ثاقب، **مالیاتی ادارے اور شریعہ ایڈوائزری بورڈ: ضرورت، ذمہ داریاں، ضابطے** (پشاور: سینٹر آف ایکسی لینس ان اسلامک فنانس، انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز، ۲۰۱۵ء)،۶۶۔

فاضل مولفین کا یہ موقف بالکل درست ہے کہ کوئی شخص صرف الشهادة العالمية کے بعد بنک میں بحیثیت شریعہ ایڈوائزر یا ممبر شریعہ ایڈوائزری بورڈ اپنی خدمات دینے کے قابل نہیں ہوتا، البتہ اسٹیٹ بنک کے مطابق الشهادة العالمية کے بعد چار سالہ فتویٰ دینے کا تجربہ یا اسلامی بنکاری کے متعلق تدریس و تحقیق کا پانچ سالہ تجربہ بھی شامل ہے، لیکن ترجیح ایسے امیدوار کو دی جائے گی جس کے پاس تخصص فی الافتاء کی سند ہوگی، اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ تخصص مالیاتی امور ہی میں ہو۔[۷] شریعہ گورننس فریم ورک میں شریعہ بورڈ کے حوالے سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ شریعہ بورڈ میں اسلامی بنک دیگر ماہرین کی خدمات بھی حاصل کر سکتا ہے، مگر ایسے تکنیکی ممبران کا ووٹ نہیں ہوگا اور ان کی خدمات صرف مشورے کے لیے ہوں گی، اس سے ثابت ہوا کہ فیصلہ مکمل طور پر علما کے ہاتھ میں ہوگا۔

موجودہ دور کے متنوع معاملات کو شریعت کے لحاظ سے جانچنے کے لیے ضروری ہے کہ علما جدید علوم و فنون میں ماہر ہوں ۔ایسے افراد کی فراہمی کے لیے ضروری ہے کہ ایسے ادارے قائم کیے جائیں جن کے تدریسی نصاب میں جدید علوم کو شامل کرکے اسلامی بنکاری کے لیے افراد تیار کیے جاسکیں، تاہم فاضل مصنفین نے اسی فصل کے آخر میں شریعہ بورڈ کی تشکیل کے حوالے سے جو کچھ لکھا ہے، وہ واضح پیغام نہیں دیتا جب کہ ایک ہی بات کئی بار دہرائی گئی ہے:

> شریعہ بورڈ کے ممبر کے انتخاب کے حوالے سے اسٹیٹ بنک کو مذکورہ معیار میں کچھ ردوبدل کرنی ہوگی، جس کے لیے اسٹیٹ بنک کو ایسے لوگوں کی خدمات حاصل کرنی پڑے گی جو زندگی کا اکثر و بیشتر حصہ فتویٰ نویسی میں صرف کر چکے ہوں۔ جن کی زندگی کا اکثر حصہ قرآن وحدیث کی روشنی میں لوگوں کے مسائل کو حل کرتے گزارا ہو، جنھوں نے اپنی زندگی کا ایک خطیر حصہ فقہا کی عبارات کو سمجھنے اور فقہی عبارات کی گتھی سلجھانے میں صرف کیا ہو۔اس لیے اسٹیٹ بنک سے گزارش ہے کہ شریعہ بورڈ کے ممبران کے انتخاب کے لیے بنایا جانے والا معیار یا تو AAOIFI کے ارکان بنائیں یا اس کے بنانے میں ان کے ممبران کی مدد لی جائے، تاکہ وہ علمی اور قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ شرعی اور فقہی تقاضوں کو بھی پورا کر سکے۔[۸]

۷- مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے:

SBP, *Shari'ah* Governance Framework for Islamic Banking Institutions (IBIs), State Bank of Pakistan, IBD Circular No. 01 of 2015, issued on April 07, 2015, accessed on 29 Oct. 2016, at 17:30 http://www.sbp.org.pk/ibd/2015/index.htm

۸ - مصدرِ سابق، ۸۳۔

اس عبارت سے قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مصنفین اپنی بات کا صحیح اظہار نہیں کر پائے۔ عملی صورت حال یہ ہے کہ پاکستان میں بہت سے اسلامی بنک کام کر رہے ہیں، جن میں ایک کل وقتی شریعہ ایڈوائزر کے علاوہ کم سے کم دو علما بھی ضروری قرار دیے گئے ہیں،[۹] اتنی بڑی تعداد میں شریعہ بورڈ کی تشکیل کے لیے کثیر تعداد میں اہل علم کا حصول عملی طور پر ناممکن نظر آتا ہے۔ اگر مذکورہ بالا عبارت کو معیار بنالیا جائے تو کیا ضروری ہے کہ وہ تمام مفتیان کرام جن کی زندگی کا اکثر و بیشتر حصہ فتویٰ نویسی میں صرف ہوا ہو، وہ مروجہ اسلامی بنکوں کے مالی معاملات پر بھی اسی طرح دسترس رکھتے ہوں گے؟ چناں چہ کتاب میں تجویز پیش کی گئی ہے کہ: اس لیے معیار کی یہ شق اس بات کے ساتھ مقید ہونی چاہیے کہ یہ امیدوار فقہ المعاملات المالیہ میں متخصص ہو اور اس میں کچھ عرصہ تک کام بھی کر چکا ہو۔[۱۰]

اسی طرح ایک اور مقام پر لکھا ہے:

یونہی شریعہ بورڈ کے ممبر کے لیے یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ کتنے سال کا تجربہ رکھتا ہے اور کتنا عرصہ اس نے کسی کے زیر نگرانی کام کیا ہے، بلکہ یہ دیکھا جائے کہ اب تک اس نے فتویٰ یا تحقیق کے حوالے سے کتنی contribution کی ہے؟ ممکن ہے کہ کسی نے زیادہ سالوں میں خاطر خواہ کام نہ کیا اور کسی نے تھوڑے عرصے میں بہت زیادہ کام کیا ہو تو یقیناً جس نے زیادہ کام کیا ہو وہ زیادہ صلاحیتوں والا ہے اسے دوسروں پر ترجیح حاصل ہے۔[۱۱]

فصل پنجم میں مصنفین شریعہ مطابقت کو موثر بنانے کے لیے شریعہ ایڈوائزر سے انٹرویو اور ان پر مبنی سفارشات کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مستقل شریعہ ایڈوائزر اور شریعہ ایڈوائزری بورڈ فیصلے کرنے میں پوری طرح سے آزاد اور خود مختار نہیں ہیں۔ کئی پہلوں سے ان کے فیصلوں اور مفادات میں تضاد ہوتا ہے۔ چنانچہ کہیں تو اپنے مکتب فکر سے متاثر ہونے کا اندیشہ ہے کہ چونکہ میرے مکتب فکر کے بڑے لوگوں کی ایک رائے ہے تو میں ان کے خلاف رائے قائم نہیں کر سکتا۔ ان کی ہاں میں ہاں ملانا مسلکی مجبوری ہے۔ کہیں پر استاد و شاگرد کی نسبت آزادانہ طور پر فیصلہ کرنے میں رکاوٹ ہے کہ اپنے استاد کے فیصلے کے خلاف فیصلہ دینا یا رائے قائم کرنا گوارا نہیں ہوتا۔[۱۲]

۹۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے:

SBP, *Shari'ah* Governance Framework for Islamic Banking Institutions (IBIs), State Bank of Pakistan, IBD Circular No. 01 of 2015, issued on April 07, 2015, accessed on 29 Oct. 2016, at 17:30 http://www.sbp.org.pk/ibd/2015/index.htm

۱۰۔ مصدر سابق، ۸۹۔

۱۱۔ مصدر سابق، ۹۱۔

۱۲۔ مصدر سابق، ۹۹۔

شریعہ ایڈوائزر اور شریعہ بورڈ ممبران کے لیے ضروری ہے کہ وہ فتاویٰ جاری کرتے وقت اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے وضع کردہ قوانین کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں اور ان کی پابندی کریں۔ شرعی اصولوں میں ہم آہنگی کے لیے اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے ۱۲ جنوری ۲۰۱۰ کو ایک سرکلر کے ذریعے هيئة المحاسبة والمراجعة (AAOIFI)[۱۳] کے جاری کردہ چند معاییر کو پاکستان میں نافذ کیا اور باقی معاییر کے بارے میں کہا گیا کہ انھیں بطور راہ نما اصول کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔[۱۴] اس لیے اگر هيئة المحاسبة والمراجعة (AAOIFI) کے معیاروں کو اپنا لیا جائے تو یہ ممکن نہیں کہ شریعہ ایڈوائزر اور شریعہ بورڈ کسی خاص مسلک اور فرقے کو ترجیح دیں۔ جہاں تک مستقل شریعہ ایڈوائزر اور شریعہ بورڈ کے فیصلوں میں آزادی اور خود مختاری کا تعلق ہے تو فاضل مصنفین اگلے ہی پیرے کے شروع میں لکھتے ہیں:

> ۲۰۱۴ میں اسٹیٹ بنک نے شریعہ ایڈوائزر اور شریعہ بورڈ کے لیے نیا نظام شریعہ گورننس فریم ورک متعارف کروایا اور سسٹم میں بہتری پیدا کی۔ ہر بنک میں ایک شریعہ ایڈوائزر کے علاوہ شریعہ بورڈ کو لازم قرار دیا گیا ہے۔ جو بنک کی انتظامیہ کو رپورٹ کرنے کے بجائے بورڈ آف ڈائریکٹر کو رپورٹ کرے گا۔[۱۵]

اسی فصل میں فاضل مصنفین ایک اہم نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسٹیٹ بنک آف پاکستان کو تجویز دیتے ہیں کہ وہ شریعہ ایڈوائزر کی تنخواہ اور مالی مراعات کا تعلق کسی طرح سے بھی متعلقہ بنک سے نہ جوڑے۔ اس مقصد کے لیے دو طریقے تجویز کیے گئے ہیں:

۱۳- هيئة المحاسبة والمراجعة للمؤسسات المالية الإسلامية
(Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions)
اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے حساب نویسی و محاسبی اور شریعہ کے معاییر تیار کرتا ہے۔ دنیا میں متعدد ممالک هيئة المحاسبة والمراجعة کے تیار کردہ معاییر سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اس کا صدر دفتر بحرین میں ہے۔

۱۴- مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے:
SBP, Adoption of Shariah Standards Issued by Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions (AAOIFI), State Bank of Pakistan, IBD Circular No. 01, issued on January 12, 2010, accessed on 29 Oct. 2016, http://www.sbp.org.pk/ibd/2010/C1.htm

۱۵- مصدرِ سابق، ۹۹۔

۱. اسٹیٹ بنک آف پاکستان اسلامی بنکوں سے شریعہ ایڈوائزر اور شریعہ بورڈ کے ممبران کی تنخواہیں وصول کرے اور شریعہ ایڈوائزرز اور شریعہ بورڈ کے ممبران کو ادا کرے۔اس طرح شریعہ ایڈوائزر اور شریعہ بورڈ ممبران کا تعلق براہ راست اسلامی بنک سے ہونے کی بجائے اسٹیٹ بنک سے رہے گا۔

۲. اسٹیٹ بنک اور اسلامی بنکوں کے درمیان اسلامی مالیات کے حوالے سے کام کرنے والے ایڈوائزری کچھ ادارے ہوں اور یہ ادارے بنکوں کو شریعہ ایڈوائزر مہیا کریں۔اس صورت میں بھی شریعہ ایڈوائزر کا تعلق ان اسلامی مالیاتی اداروں سے ہو گا اور وہ آزادانہ طریقے سے اپنے فیصلے دے سکیں گے۔

شریعہ ایڈوائزر کی خدمات کے اوقات اور ذمے داری کی انجام دہی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

شریعہ ایڈوائزر پوری دیانتداری اور اخلاص سے کام کرے۔ یہ سب کچھ اس وقت ہی ممکن ہو گا جب شریعہ ایڈوائزر بنک میں پورا وقت دے گا۔ تاکہ ہر معاملے کو اطمینان سے دیکھنے اور نئی پروڈکٹس کے بارے میں سوچنے کا موقع ملے اور روزانہ بنیادوں پر بنک میں ہونے والے معاملات کو بخوبی دیکھے۔ اس لیے اسٹیٹ بنک کو یہ تجویز دی جاتی ہے کہ وہ شریعہ ایڈوائزر کو پورا وقت دینے کا پابند کرے۔[۱۶]

یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے جس کی طرف فاضل مصنفین نے توجہ دلائی ہے۔اسٹیٹ بنک کی طرف سے جاری کردہ شریعہ گورننس فریم ورک میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ

Resident *Shari'ah* Board Member of an Islamic Banking Institution shall not serve in any capacity whatsoever in any other IBI in Pakistan. However, he may with prior approval of the *Shari'ah* Bboard of IBI serve as a member of *Shari'ah* Board of a maximum two other IFIs.[17]

کل وقتی شریعہ ایڈوائزر کسی بھی طرح سے کسی دوسرے اسلامی بنکاری ادارے میں خدمات سرانجام نہیں دے سکتا، البتہ شریعہ بورڈ کی منظوری سے وہ کسی دو اسلامی مالیاتی اداروں کے شریعہ ایڈوائزری بورڈ کا ممبر بن سکتا ہے۔

اس حوالے سے بھی اسٹیٹ بنک کو قانون سازی کرنے کی ضرورت ہے کہ کل وقتی شریعہ ایڈوائزر اگر ایک ادارے میں بطور شریعہ ایڈوائزر کام کر رہا ہے تو ممکن نہیں کہ وہ کہیں اور وقت دے سکے۔ اس حوالے

۱۶۔ مصدرِ سابق، ۱۰۱۔

۱۷۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے:

SBP, *Shari'ah* Governance Framework for Islamic Banking Institutions (IBIs), State Bank of Pakistan, IBD Circular No. 01 of 2015, issued on April 07, 2015, accessed on 29 Oct. 2016, at 17:30 http://www.sbp.org.pk/ibd/2015/index.htm, section 4, p 6.

سے تجویز دی گئی ہے کہ اسٹیٹ بنک شریعہ گورننس فریم ورک میں نظر ثانی کرے۔اس کتاب کی فصل ششم میں شریعہ بورڈ کو مختلف اداروں سے درپیش مسائل اور مشکلات کا ذکر کیا گیا ہے جن میں انتظامیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اگر انتظامیہ اخلاص اور باہمی تعاون سے ان کو مواد مہیا کرے گی تو ایڈوائزر درست فیصلے کر کے اچھی کارکردگی دکھا سکے گا۔اس لیے کہ کسی بھی ادارے کی بہتری اور ترقی کے لیے انتظامیہ ہی کے تعاون سے عملی کام کو بہتر کیا جا سکتا ہے اور ان کی چشم پوشی سے یا غلط راہنمائی سے یقیناً فیصلہ بھی درست نہ ہو گا۔ اسی طرح اگر ادارے کی انتظامیہ کسی طرح سے ایڈوائزر پر براہ راست یا بالواسطہ کوئی دباؤ ڈالنے کی کوشش کرے گی تو بھی فیصلہ غلط ہو گا اور اس طرح کا رویہ اسلامی معاشی نظام کی ترقی میں رکاوٹ بنے گا۔[۱۸]

مذکورہ شریعہ گورننس فریم ورک میں اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے اس فریم ورک کی تنفیذ میں جہاں بورڈ آف ڈائریکٹرز اور شریعہ ایڈوائزر کے کردار اور ذمے داریوں کا ذکر کیا ہے وہاں مینجمنٹ کے کردار اور ذمے داریوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

> The Executive Management of an Islamic Banking Institutions shall be responsible for implementation of the Framework. [19]

اسلامک بنکنگ انسٹی ٹیوشن کی اعلیٰ سطحی انتظامیہ اس گورننس فریم ورک کے نفاذ کی ذمے دار ہو گی۔

انتظامیہ کی یہ ذمے داری ہے کہ وہ شریعہ ایڈوائزر اور شریعہ سپروائزری بورڈ کی رسائی تمام معلومات اور کاغذات تک یقینی بنائے تاکہ شریعہ ایڈوائزر اپنا کام بہتر انداز میں کر سکے۔ معزز مصنفین اسی فصل میں وقت کی کمی اور کام کا بوجھ کے تحت مزید لکھتے ہیں:

آج کے شریعہ بورڈ اور شریعہ ایڈوائزر کے لیے رکاوٹ وقت کی کمی اور کام کا بوجھ ہے کہ انھیں جس کام کے لیے جتنا وقت درکار ہونا چاہیے، وہ میسر نہیں ہوتا اور وہ متعینہ وقت میں اچھا اور اطمینان بخش فیصلہ نہیں کر پاتے۔ دوسری طرف

۱۸۔ مصدرِ سابق، ۱۰۲۔

۱۹۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے:

SBP, *Shari'ah* Governance Framework for Islamic Banking Institutions (IBIs), State Bank of Pakistan, IBD Circular No. 01 of 2015, issued on April 07, 2015, accessed on 29 Oct. 2016, at 17:30 http://www.sbp.org.pk/ibd/2015/index.htm, section 2, p 2.

شریعت بھی مفتی کو اطمینان و سکون کے ساتھ فیصلہ کرنے کا حکم دیتی ہے اور جذبات اور جلد بازی سے منع کرتی ہے اور یہ حکم دیتی ہے کہ اس منصب کی عظمت کے پیش نظر فتویٰ دیتے ہوئے پوری ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔[۲۰]

یہ بات کسی حد تک درست ہو سکتی ہے کہ شریعہ ایڈوائزر دباؤ کے تحت کسی وقت جلد بازی میں فیصلہ دے، لیکن اگر شریعہ گورننس فریم ورک کا صحیح نفاذ ہو تو اس بات کی قطعاً گنجائش نہیں رہتی، کیوں کہ شریعہ ایڈوائزر کے ماتحت ایک پورا ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے جو کہ اسلامی بنک کی مصنوعات (Products) کی تیاری میں شریعہ ایڈوائزر کا مددگار ہوتا ہے اس کے علاوہ شریعہ بورڈ بھی اس کی پشت پر کھڑا ہوتا ہے جس کا کام بھی بنک کے معاملات میں شرعی امور میں بنک کی مدد کرنا ہے۔ فصل ہفتم میں فاضل مصنفین نے درپیش مسائل کا حل پیش کیا ہے اور فصل ہشتم میں شریعہ بورڈ کا مجوزہ خاکہ پیش کیا ہے۔

کتاب ہذا میں بہت سی جگہوں پر تکرار پائی جاتی ہے، اور بعض جگہوں پر املا کی تصحیح کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ عربی عبارتوں کے لیے موزوں خط استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ فاضل مصنفین نے عصری حالات کے تناظر میں ایک اہم موضوع پر قلم اُٹھایا ہے۔ اس موضوع پر مضمون یا مختصر مباحث تو ملتے ہیں، لیکن کتابی صورت میں، بالخصوص اردو زبان میں یہ کام قابلِ تحسین ہے۔ طباعت سے قبل اگر اسے بغور دیکھ لیا جاتا تو کتاب اغلاط سے مبّرا ہوتی۔ مجموعی طور پر یہ ایک علمی کاوش ہے جس میں مصنفین نے جدید دور میں مالی و مالیاتی معاملات میں علمائے کرام کے کردار پر تفصیل سے بات کی ہے۔ اسلامی بنکوں کے عملے اور ان میں کام کرنے والے علما کے لیے جتنی مفید ہے اتنی ہی عام قارئین کے لیے بھی مفید ہے، البتہ ۱۴۴ر صفحے کی کتاب کی قیمت ۱۴۰۰ر روپے ایک عام قاری کے لیے بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔

❁❁❁❁❁❁

۲۰- مصدرِ سابق،۱۰۶۔